© rasailojaraid.com

قسط نمبر:1

جادو کی حقیقت اور اس کا علاج

حکیم عبدالستار ندیم
گوجرانوالہ

آج کل میں نے اکثر اخباروں میں دیکھا ہے کہ عاملوں اور نجومیوں کی تعداد اس قدر دن بدن بڑھتی نظر آتی ہے کہ ہر طرف تعویز گنڈوں، جادو ٹونے کرنے والوں کی بھرمار ہوگئی ہے کہ لگتا ہے کہ ہر مسلمان کوئی نہ کوئی ایسی مصیبت میں گرفتار ہے کہ جس کا علاج صرف اور صرف انہی لوگوں کے پاس ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں: ''محبت میں ناکامی''، ''رشتہ میں رکاوٹ''، ''دشمن کا خوف''، ''تعویزات کا اثر''، ''جادو کا وار''، ''اولاد کا نہ ہونا''، ''یا ہوکر مرجانا''، ''سفر''، ''مقدمہ''، '' گھریلو ناچاقی''، ''خاوند کو راہ راست پر لانا''، ''آسیبی اثر''، ''ذہنی پریشانی''، ''اور انعامی چانس''، وغیرہ وغیرہ۔

اور کاروباری معاملات کا حل ایسے لوگوں کے پاس ہی سمجھا جاتا ہے۔ تمام اخبارات انہی جیسے اشتہارات سے بھرپور ہوتے ہیں۔ ایسے اشتہارات تو کافی عرصے سے شائع ہو رہے ہیں لیکن اب تو ایسا لگتا ہے جیسے نجومیوں کا سیلاب آ رہا ہے۔ اور ان عاملوں کے علاوہ بہت عجیب و غریب طریق واردات سے علم جفر اور علم قیافہ، اور علم غیب بتانے والے ایسا زائچہ تیار کرتے ہیں یا پھر طوطے سے فال نکلوانے والوں کی قطاریں تاحد نگاہ نظر آتی ہیں۔

یہ نجومی اور نام نہاد عامل لوگ تعویزات وغیرہ دے کر غریب لوگوں کو لوٹتے ہیں۔ اور نادان بے بس لوگوں کا جب کوئی کام سیدھا نہ ہو یا اس کے ہونے میں کوئی دیر خدائے واحد کی طرف ہو جائے تو پھر لوگ نجومیوں عاملوں کے پاس جاتے ہیں ایسی امیدیں لیکر جاتے ہیں کہ وہ ہی حل کر سکتے ہیں۔

پھر ایسی عاجزی سے التجا کرتے ہی جیسے اپنے مالک حقیقی کو پکارنا چاہیے تھا۔ فلاں نے جادو کروا دیا ہے کاروبار کی بندش ہے ہمیں کوئی تعویز دے دیں تا کہ بندش کھل جائے۔ حالانکہ صورت حال یہ ہوتی ہے کہ ہم اپنے اخراجات اس قدر بڑھا دیتے ہیں کہ آمدنی سے دوگنے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گزران تنگ ہو جاتی ہے ہم اس کا نام بندش رکھ دیتے ہیں ہمیں اگر چہ کوئی عمل بھی بتا دیں تو پھر لمبے لمبے وظیفے بتا دیتے ہیں۔ ایسا کرنے سے اگر کام ہوگیا تو کیا بات ہے وظیفہ کی۔

اگر کام نہ ہوا تو یہ عامل اور نجومی کہتے ہیں کہ عمل میں کوتاہی رہ گئی ہوگی۔ اور پھر یہ کہتے ہیں۔ کہ نوری علم سے کالے علم کی کاٹ ہو جائے گی۔ یہ تو ثواب کا کام ہے۔

جادو ، جنات، آسیب، تعویزات کیا چیزیں ہیں۔ آیئے قرآن وسنت کی روشنی میں جائزہ لیں۔

تعویزات:

عام فہم میں تعویز اس کو کہتے ہیں جس کو گلے میں لٹکایا جائے یا بازو سے باندھ لیا جائے۔ یا درخت وغیرہ سے لٹکایا جائے۔

یاد رکھیئے: عربی زبان میں اس کو تمیمہ کہتے ہیں۔ عربی زبان میں تعویز یا تعوذ کے معنیٰ پناہ چاہنا کے ہیں جس سے جنات و آسیب اور بندش نظر بد وغیرہ سے محفوظ رہ سکتے ہیں یا خیر و برکت کے حصول کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ نہ تعویز لٹکانے یا باندھنے کے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ خوب سمجھ لینا چاہئے دھوکہ ہرگز نہ کھانا چاہئے۔ آج کل ہر طرف افراتفری کا دور ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ہم تو ایمان رکھتے ہیں مگر ہم چاہتے یہ ہیں کہ ہماری تدابیر کے نتائج آنکھ جھپکنے سے پہلے برآمد ہو جائیں۔ جب کہ ہم خدائے واحد کی طرف سے اس کی نافرمانیاں اور اس کے احکام کو پس پشت ڈالنے کی پاداش میں گرفتار ہو جاتے ہیں ہمارا خیال یہ ہوتا ہے کہ ہم کسی جائز یا ناجائز طریقے سے اس مصیبت سے چھٹکارہ حاصل کریں۔ بعض دفعہ کسی آزمائش کی شکل میں ہم کسی مصیبت میں گرفتار ہوتے ہیں۔ تو ہم بغیر سوچے سمجھے نجومیوں اور غلط قسم کے عاملوں کی طرف دوڑے جاتے ہیں۔

حالانکہ ہم کو چاہئے اس خدائے واحد کے سامنے سجدہ ریز ہوکر عرض کریں۔ جو سب کی سننے والا ہے۔

وہ اللہ اکوای مشکل کشا لوگو
وہی سنتا ہے سب کی دعا لوگو
وہی دیتا ہے سب کو شفاء لوگو
ندیم بناتا ہے سب کو گواہ لوگو

قرآن و حدیث میں تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے ہی مشکل کشائی حاجت روائی کی تعلیم دی گئی ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

انما تعبدون من دون اللہ اوثان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وتخلقون افکاً ان الذین تعبدون من دون اللہ لایملکون لکم رزقاً فابتغوا عند اللہ الرزق واعبدوہ واشکرولہ الیہ ترجعون (سورۃ العنکبوت:۲۹/۱۷)

ترجمہ: تم اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہو اور ان کیلئے جھوٹی باتیں تراشتے ہو بے شک جو لوگ اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں۔ یاد رکھو وہ تم کو رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے سو تم رزق اللہ تعالیٰ کے پاس سے تلاش کرو۔ اور اسی کی عبادت کرو۔ اور اسی کا شکر ادا کرو۔ اور تم کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

مزید ارشاد فرمایا:

واذا سالک عبادی عنی فانی قریب. اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی لعلھم یرشدون (البقرہ:۱۸۶)

ترجمہ:

اے میرے رسول ﷺ جب میرے متعلق میرے بندے تم سے سوال کریں تو انہیں بتا دو کہ میں قریب ہوں۔ جب پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں قبول کرتا ہوں۔ لہٰذا تم کو چاہیے کہ میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں۔ تاکہ تم ہدایت حاصل کرسکو۔

نیز فرمایا:

وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جھنم داخرین (سورۃ المومن)

ترجمہ: تمہارا رب اعلان کرتا ہے مجھ کو ہی پکارو میں ہی تمہاری دعائیں قبول کرتا ہوں بے شک جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

اسی طرح حدیث رسول اللہ ﷺ میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے ہی مشکل کشائی، حاجت روائی، دکھوں اور تکلیفوں سے نجات حاصل کرنے کا حضور ﷺ نے اپنی زبان نبوت سے طریقہ بتایا اور حکم دیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلا شبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کہ ہمارا بابرکت اور بلند پروردگار ہے وہ ہر رات کو جب کہ اس کا آخری حصہ ہوتا ہے یعنی تیسرا حصہ باقی ہوتا ہے۔ آسمان دنیا کی طرف نزول فرما کر زبان رحمٰن ورحیم سے اعلان کرتا ہے۔ کون ہے جو مجھے پکارے اور میں اس کی پکار کو قبول کروں۔ اور کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اسے عطا کروں۔ اور کون ہے جو مجھ سے بخشش کی درخواست کرے۔ اور میں اس کو بخش دوں۔ (بخاری ومسلم)

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی مکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دعا ہی عبادت ہے پھر یہ آیت پڑھی:

وقال ربکم ادعونی استجب لکم

کہ تمہارے رب نے کہا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کرتا ہوں۔ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ورسوا ہو کر جہنم میں داخل ہو گئے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک حدیث میں ایک بات نبی ﷺ نے فرمائی اور دوسری بات میں نے کہی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص غیر اللہ کو اللہ تعالیٰ کا شریک بناتا ہوا مر گیا وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ (عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں) کہ میں نے کہا جو اس حال میں مرا کہ اس نے کسی کو اس کا شریک نہ بنایا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم شریف)

اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

یا ایھا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ. ولا تتبعوا خطوت الشیطن انہ لکم عدو مبین (سورۃ البقرہ:۲۰۸)

ترجمہ: اے ایمان والو پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ اور شیطان کی پیروی نہ کرو۔ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

لیکن ہمارا کیا حال ہے ذرا سے حالات خراب ہو جائیں (اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے) معاشی تنگی ہو۔ یا کوئی گھر میں بیماری ہو جائے بلکہ سر درد بھی ہو جائے یا کوئی اور مسئلہ درپیش ہو۔ تو ہم اس کا حل صرف اور صرف تعویز گنڈوں میں سمجھتے ہیں۔ اور ہم بجائے سوچنے سمجھنے کے فوراً تعویزوں کی طرف جاتے ہیں۔

بس ہر وقت یہی پریشانی ذہن پر سوار رہتی ہے کہ کسی نے تعویز ڈال دیئے ہیں یا کسی نے ہم پر جادو کر دیا ہے۔

تعویز گنڈوں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

اس کا بھی جائزہ لیتے جائیں عبداللہ بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کوئی چیز لٹکائی تو اس کو اس کے حوالے کر دیا جائے گا۔ (مسند احمد، سنن ترمذی)

جھاڑ پھونک (نظر بد کے تحفظ کیلئے

تعویز گنڈے باندھنا، اور محبت کیلئے کئے جانے والے اعمال جادو سے سب شرک ہیں (مسند احمد ابی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

داؤد) اور جس نے تعویز لٹکایا اس نے شریک کیا (رواہ مسند)

امام احمد سیدنا رویفع سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے رویفع شاید تم مدت تک زندہ رہو لہٰذا لوگوں کو بتا دینا کہ جو شخص داڑھی کو گرہ لگائے یا تعویز گلے میں لٹکائے یا چوپائے کے گوبر یا ہڈی سے استنجا کرے تو محمد ﷺ اس سے بیزار اور لاتعلق ہیں (ابوداؤد شریف)

سعد بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص کسی کے گلے سے تعویز کاٹ ڈالے اس کو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔

اور امام وکیع راوی ہیں کہ ابراہیم نخعی سے اصحاب ابن مسعود رضی اللہ عنہ قرآنی اور غیر قرآنی ہر قسم کے تعویزات کو ناپسند فرماتے تھے۔

اور سیدنا عثمان بن حصین سے مروی ہے کہ نبی معظم ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں پیتل کا چھلا دیکھا تو فرمایا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا یہ واہنہ یعنی ایک بیماری کی وجہ سے پہن رکھا ہے۔ تو یہ سن کر آپ ﷺ نے اس کو فرمایا اس کو اتار دو یہ تمہاری کمزوری میں مزید اضافہ کرے گا۔ اس چھلے کو پہنے ہوئے اگر تم کو موت آ گئی تو تم نجات نہ پا سکو گے۔ (احمد)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے بیماری کے تحفظ کیلئے کوئی تعویز لٹکایا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی مراد کو پورا نہ کرے۔ اور جس نے سپ باندھا اس کو بھی آرام نہ دے۔ (احمد)

محبت میں ناکامی، رشتہ میں رکاوٹ، چند لمحوں میں محبوب آپ کے قدموں میں، بارش کب ہوگی، اور کتنی ہوگی، اولاد نرینہ کا تعویز دینے والے نجومی اور عامل جادوگر خدمت خلق کے نام سے نادان اور سادہ عوام کو لوٹنے کیلئے تڑپتے رہتے ہیں۔

توجہ فرمانا:

ایک روایت میں یوں ہے کہ جس نے بیماری کے تحفظ کی نیت سے تعویز لٹکایا اس نے اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک سے شرک کیا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اگر میں تمیمہ ڈال لوں تو پھر مجھے اس کے بعد کسی بھی گناہ کی پرواہ نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ سب سے بڑا گناہ ہے باقی سب گناہ اس کے پیچھے ہیں۔

نبی مکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص نظر بد یا بیماری کے تحفظ کیلئے کوئی چیز باندھے یا لٹکائے تو اللہ تعالیٰ اس کو آرام نہ دے۔

یہ شدید طرز تخاطب ہے کیونکہ عربوں کا عقیدہ تھا کہ یہ چیزیں جو ہم شفاء کی غرض سے پہن کر ذہنی سکون حاصل کرتے ہیں ان میں حقیقت میں شفاء ہے۔ اور ہمارے ہاں بھی لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس میں کیا حرج ہے۔ یہ تو قرآنی آیات ہیں۔ جو لکھی جاتی ہیں۔

ذرا سوچیے: کہ اپنے پاس قرآنی آیات رکھ کر تعویز کی شکل میں یا کسی بھی شکل میں ہوں، بیت الخلاء میں ہر مرد و عورت، چھوٹا بڑا، جاتا ہے اس کے علاوہ کئی مواقع ہوتے ہیں جب آدمی ناپاک ہوتا ہے پھر سوتے وقت نیچے بھی آ سکتا ہے۔ یاد رکھیے، ناطق وحی ﷺ نے فرمایا کہ قرآن مقدس کو صرف پاک شخص ہاتھ لگائیں۔ (مالک، دارقطنی، صحیح الجامع طبرانی)

اور پھر عامل لوگ اپنی چرب زبانی سے لوگوں کو اس طرح قائل کرتے ہیں کہ یقین اور ایمان تعویز پر ہی ہو کر رہ جاتا ہے توکل علی اللہ ختم ہو جاتا ہے۔ جس طرح تعویز لینے والے کا عقیدہ ہوتا ہے کہ تعویز پہن لیا ہے اب کچھ نہیں ہوگا۔ اپنی تمام تر صلاحیتیں ختم کر کے کوئی بھی کیسا ہی مسئلہ ہو غلط قسم کے جھاڑ پھونک کرنے والوں کی طرف دوڑتا ہے۔

انسان کو خطرے سے نمٹنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے صلاحیت عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی پر اس کی ہمت سے زائد بوجھ نہیں ڈالتے۔ لیکن تعویز گنڈے کروانے والوں کی عقل بس نجومیوں، عاملوں، کے ہاں چکر لگانے میں ختم ہو جاتی ہے۔ اور خداداد عقل اپنے لئے استعمال کرنے کے قابل نہیں رہتے۔ اس طرح آہستہ آہستہ شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جھنم داخرین (المومن۔۶۰)

ترجمہ: اور تمہارا رب العزت مالک حقیقی فرماتا ہے مجھے ہی پکارو۔ میں ہی تمہاری دعائیں قبول کرتا ہوں۔ بے شک جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں۔ وہ عنقریب ذلیل و رسوا ہو کر جہنم میں داخل ہونگے۔ (الامان والحفیظ) آمین

اس لئے محسن اعظم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے تعویز لٹکایا اس نے شرک کیا۔ شرک کا زہر آہستہ آہستہ انسان کے (ایمانی) خون میں سرایت کرتا چلا جاتا ہے اور مالک حقیقی پر ایمان کمزور ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کا سارا مکمل اعتقاد تعویزوں پر ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بجائے وہ (تعویز ہی) کو فائدہ مند یا نقصان دہ سمجھتا ہے۔ اور ہم اگر بیماری تنگی، مصائب، ومشکلات میں تقدیر الٰہی پر ایمان رکھتے ہوں تو رجوع الی اللہ کر کے توبہ استغفار کریں

بقیہ صفحہ نمبر 39 پر

© rasailojaraid.com